اتحاد، یقین، تنظیم: ماہِ دسمبر اور قومی تاریخ

پاکستان کی قومی تاریخ میں اگست کے ساتھ ساتھ ماہِ دسمبر بھی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ دسمبر میں پیدا ہوئے۔ پاکستانی قوم ہر سال قائداعظم کا یومِ پیدائش بڑے جوش وخروش سے مناتی ہے کیونکہ یہ ہستی مملکتِ خداداد کو معرضِ وجود میں لانے کا وسیلہ بنی۔ ہندوستان پر برطانوی راج کے دوران کاروبارِ مملکت پر اگر انگریز کی گرفت کو مدِ نظر رکھا جائے اور اس اثنا میں مسلمانوں کی سیاسی اور سماجی زبوں حالی کی کیفیت پر نظر ڈالی جائے تو ایسے میں سیاسی جدوجہد کے ذریعے ایک نئی ارضِ وطن کا حصول کسی معجزے سے کم نہیں دکھائی دیتا۔ یہ قائداعظم کی غیر معمولی سیاسی بصیرت اور عملی جدوجہد ہی تھی جس نے اس معجزے کو ممکن بنایا۔ انہوں نے نہایت مسائد حالات میں اپنی قوم کا مقدمہ لڑا اور اُسے ہندو اکثریت کے پنجۂ استبداد میں جانے سے بچایا۔ قائداعظم نے اپنی قوم کو آگے بڑھنے اور اقوامِ عالم میں اپنا باوقار کردار ادا کرنے کے لیے بہت سادہ اور پُر اثر نصب العین دیا۔ ”کام، کام اور صرف کام......“ قائد کو یقین تھا کہ اگر ہم نے اُن کے اِس قول پر من وعن عمل کیا تو ہمیں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بابائے قوم نے کامیابی کا ایک سہ عنصری ضابطۂ حیات بھی ہمیں عطاء کیا یعنی اتحاد، یقین اور تنظیم۔ حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں، اگر ہم بحیثیتِ قوم متحد رہتے ہیں تو کوئی ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ ہمیں آگے بڑھنے کے لئے خود پر یقین رکھنا ہوگا، یعنی یہ یقین کہ صرف ہم ہی اپنے حالات سنوار سکتے ہیں۔ بیرونی سہارے اور امداد کی تاثیر محدود اور وقتی ہوتی ہے۔ تیسرا ضابطہ ”تنظیم“ ہے۔ یعنی ہم اپنے انفرادی اور قومی فرائض پوری طرح منظّم طریقے سے ادا کریں۔ بے شک بابائے قوم کے دیئے ہوئے سنہری رہنما اُصول آج ۷۵ سال بعد بھی اسی طرح اہم اور ”کارفرما“ ہیں جس طرح صبحِ آزادی کے وقت تھے۔ آج پاکستان کو سیلاب کی تباہ کاریوں کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ بلاشبہ ہماری قومی تاریخ میں اس سطح کی قدرتی آفت سے ہوئی بربادی کی نظیر نہیں ملتی۔ اس ہلاکت خیز برسات کے ۳ ماہ گزرنے کے بعد بھی اندرونِ سندھ کے بیشتر سیلاب زدہ اضلاع میں پانی کھڑا ہے جس سے بحالی کا کام متاثر ہو رہا ہے اور متاثرین کی آبادکاری رُکی ہوئی ہے۔

ہزاروں سیلاب زدگان عارضی خیمہ بستیوں میں وقت گزار رہے ہیں۔ سیلاب زدہ علاقوں میں وبائی بیماریاں بھی سر اُٹھا چکی ہیں۔ لمحۂ موجود میں ان سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ موسمِ سرما کا آغاز ہو چکا ہے۔ سیلاب زدگان جو پہلے ہی بے سروسامانی کی حالت میں ہیں کے پاس سردی سے بچنے کا ضروری سامان مفقود ہے۔ کمبل، لحاف، گرم لباس اور ٹھنڈ سے بچانے والی خوراک وغیرہ کی فراہمی ایک بہت بڑا چیلنج ہے جس سے قوم نے نبرد آزما ہونا ہے۔ ایسے حالات میں قائداعظمؒ کے بے مثل ایس، او پی یعنی اتحاد، یقین، تنظیم کو بروئے کار لانے کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ کھلے آسمان تلے بے سروسامانی کی حالت میں پڑے سیلاب زدگان کی بحالی کے لیے پوری قوم کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ حکومت اور عوام کے اتحاد سے ہی ہم اس کڑی آزمائش سے سُرخرو ہو سکتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر یقینِ کامل رکھنا ہوگا کہ ہم اپنے آہنی ارادے اور انتھک کوششوں ہی سے اُن چیلنجز سے نبٹ سکتے ہیں۔ نیز یہ کہ ہمیں تمام کوششیں منظّم انداز میں کر کے ہی نتائج کی توقع رکھنا ہوگی کیونکہ تنظیم کے بغیر کسی بھی قسم کی فعالیت نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی۔